77
سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

بعنوان

شانِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

04 ستمبر 2020ء 15 محرم 1442ھ

زیر اہتمام التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❁ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قرآن مجید میں تذکرہ ❁ مناقب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بزبانِ مصطفیٰ

❁ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بعض صفات کا تذکرہ ❁ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بزبانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

❁ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تبرا کرنے والوں کے بارے میں آئمہ کے اقوال

❁ گستاخانِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دنیوی سزا

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴿اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (التوبة:40)﴾

سامعین محترم! آفتاب رسالت ﷺ کے درخشندہ ستاروں میں سب سے روشن نام یار غار رسالت، نبی ﷺ کے داماد، پاسدار خلافت، تاجدار امامت، عشرہ مبشرہ میں سے ایک، افضل بشر بعد الانبیاء سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے جن کو امت مسلمہ کا سب سے افضل امتی کہا گیا ہے۔ بالغ مردوں میں آپ سب سے پہلے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آپ کی صاحب زادی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کی سب سے محبوب زوجہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے ساری زندگی حضرت رسول اللہ کی خاطر وقف کر دی، آپ جب تک اس دنیا میں زندہ رہے ان کی خدمت اور اطاعت میں رہے اور آپ کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد آپ کے خلیفہ بنے اور خلافت کا حق ادا کیا۔

رسول مکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بارہا مرتبہ جنت کی بشارت اور ضمانت دی، مگر پھر بھی کچھ بدنصیب ایسے لوگ موجود ہیں جو آپ ﷺ کے خلاف اپنی زبانوں کو بے لگام کرتے تھے۔ اس مناسبت سے آج کے خطبہ جمعہ میں مناقب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور آپ ﷺ کی گستاخی کرنے والے کا انجام

بیان کیا جائے گا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قرآن مجید میں تذکرہ

پہلا مقام:

شروع اسلام میں اسلام کے لیے جان دینے والے اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰٓى اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰى فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡيُسۡرٰى (اللیل:7.1)

"رات کی قسم ہے جب وہ چھا جائے اور دن کی جب وہ روشن ہو، اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔ بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے پھر جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور (عذاب الٰہی سے) ڈرتا رہا اور اس نے نیک بات کی تصدیق کی تو یقینا اسے عنقریب ہم آسان راہ کی توفیق دیں گے۔"

دوسرا مقام:

غار والے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (التوبۃ:40)

"اگر تم اس نبی کی مدد نہیں کرو گے تو تحقیق اللہ نے اس کی اس وقت مدد کی جب کافروں نے اس کو مکہ سے نکال دیا تھا وہ دو میں دوسرا تھا جبکہ وہ دونوں غار (ثور) میں تھے جب وہ نبی اپنے ساتھی (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہہ رہا تھا غم نہ کر یقینا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

تیسرا مقام:

واقعہ افک کی وجہ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کی مدد روکنے کا ارادہ کیا تو قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا يَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡكُمۡ وَالسَّعَةِ اَنۡ يُّؤۡتُوۡۤا اُولِى الۡقُرۡبٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلۡيَعۡفُوۡا وَلۡيَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَكُمۡ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ (النور:22)

''اور تم میں سے فضل اور وسعت والے قرابت داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو مالی مدد نہ دینے کی قسم نہ کھائیں اور چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری مغفرت فرمائے اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

مناقب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بزبانِ مصطفیٰ

① ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب شخصیت:

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السُّلاَسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ :عَائِشَةُ ، فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوهَا، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوہ ذات السلاسل کے لیے بھیجا (عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ سے میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے باپ سے۔ میں نے پوچھا، اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب سے۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کے نام لیے۔

صحیح البخاری:3875

② انبیاء علیہم السلام کے بعد مخلوق میں سب سے افضل انسان:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل انسان ہیں، اسی بات کی جانب امام الأنبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کلام میں اشارہ کیا ہے چنانچہ ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمْشِي بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: "لِمَ تَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ؟ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَيْرُ مَنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ

''مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اس حال میں کہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چل رہا تھا،

تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے آگے کیوں چل رہا ہے جو تم سے بہتر ہے؟ (اس کے بعد فرمایا)
جتنے لوگوں پر سورج طلوع ہوتا ہے ان تمام میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔''

السنة لابن ابی عاصم: 1224

③ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پیغمبر ﷺ کے خلیل:

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ تمغہ حاصل ہے کہ امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بنانے کی آرزو کی ہے، چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ

آگاہ رہو! میں ہر خلیل (جگری دوست) کی دلی دوستی سے بری ہوں، اور اگر میں کسی کو خلیل (جگری دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا، بیشک تمہارا یہ ساتھی اللہ کا خلیل (مخلص دوست ہے)۔

سنن ابن ماجه: 93، قال الالبانی: صحیح

④ ابوبکر! تیرے اندر غرور وتکبر نہیں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ القِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلَاءَ

جو شخص اپنا کپڑا (پاجامہ یا تہبند وغیرہ) تکبر اور غرور کی وجہ سے زمین پر گھسیٹتا چلے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا بھی نہیں، اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے کپڑے کا ایک حصہ لٹک جایا کرتا ہے۔ البتہ اگر میں پوری طرح خیال رکھوں تو وہ نہیں لٹک سکے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آپ تو ایسا تکبر کے خیال سے نہیں کرتے (اس لیے آپ اس حکم میں داخل نہیں ہیں)۔

صحیح البخاری: 3665

⑤ آپ رضی اللہ عنہ کے علم کی نبوی شہادت:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَأَيْتُ كَأَنِّي أُعْطِيتُ عُسًّا مَمْلُوءًا لَبَنًا، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى تَمَلَّأْتُ، فَرَأَيْتُهَا تَجْرِي فِي

عُرُوقِي بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَفَضَلَتْ مِنْهَا فَضْلَةٌ، فَأَعْطَيْتُهَا أَبَا بَكْرٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا عِلْمٌ أَعْطَاكَهُ اللَّهُ حَتَّى إِذَا تَمَلَّأْتَ مِنْهُ، فَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَأَعْطَيْتَهَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قد أصبتم

میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ سے بھرا ہوا ایک بڑا پیالہ دیا گیا ہے، میں نے اس سے خوب سیر ہو کر پیا، یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ وہ جلد اور گوشت کے درمیان میری رگوں میں دوڑ رہا ہے، پھر اس میں سے کچھ بچ گیا تو میں نے وہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ تو علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے، حتی کہ جب آپ اس علم سے سیراب ہو گئے اور اس میں سے جو بچ گیا وہ علم آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس خواب کی صحیح تعبیر کی ہے۔

صحیح ابن حبان: 6854، قال الارنؤط: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین

٦ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں تعبیر بیان کرنا:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ بادل کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے، لوگ اس کو اپنے لپوں سے لیتے ہیں، کوئی زیادہ لیتا ہے اور کوئی کم اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو تھاما، وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے تھاما، وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے تھاما تو وہ ٹوٹ گئی، پھر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ، وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اعْبُرْهَا قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالإِسْلاَمُ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ العَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالقُرْآنُ، حَلاَوَتُهُ تَنْطُفُ، فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ القُرْآنِ وَالمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ فَالحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ، أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ

بَعْضًا قَالَ: فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ، قَالَ: لاَ تُقْسِمْ

اے اللہ کے رسول! میرے باپ آپ پر قربان ہو، مجھے اس کی تعبیر کرنے دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا کریں۔'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ بادل کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد سے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں، وہ بھی بعضوں کو بہت قرآن یاد ہے اور بعضوں کو کم اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہے، وہ دین حق ہے جس پر آپ ﷺ ہیں پھر اللہ آپ ﷺ کو اسی دین پر اپنے پاس بلا لے گا، آپ کے بعد ایک اور شخص (آپ ﷺ خلیفہ) اس کو تھامے گا وہ بھی اسی طرح چڑھ جائے گا پھر اور ایک شخص تھامے گا اور اس کا بھی یہی حال ہوگا۔ پھر ایک اور شخص تھامے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن وہ خلل آخر مٹ جائے گا اور وہ بھی چڑھ جائے گا۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھ سے بیان فرمایے کہ میں نے ٹھیک تعبیر بیان کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے کچھ ٹھیک کہا کچھ غلط کہا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! آپ بیان کیجیے کہ میں نے کیا غلطی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم مت کھا۔''

صحیح البخاری: 7046

⑦ نبی کریم ﷺ کا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر بے حد اعتماد کرنا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا، أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ

''ایک شخص ایک بیل پر بوجھ لادے ہوئے اسے ہانک رہا تھا، بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں اس لیے نہیں پیدا ہوا بلکہ میں تو کھیت کے لیے پیدا ہوا ہوں۔'' لوگوں نے (تعجب اور ڈر سے) کہا کہ سبحان اللہ! بیل بات کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی سچ جانتے ہیں۔'' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا، اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا تو بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا

کہ اس دن بکری کو کون بچائے گا جس دن سوائے میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا۔‘‘ (عید کے دن کہ جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کے فکر سے غافل ہو جائیں گے)۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ

’’میں تو اس کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی سچ جانتے ہیں۔‘‘

صحیح مسلم:2388

⑧ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا میرے اوپر احسان ہے:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذَلِكَ العَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ: أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ المُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لاَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلاَمِ وَمَوَدَّتُهُ، لاَ يَبْقَيَنَّ فِي المَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا میں اور جو کچھ اللہ کے پاس آخرت میں ہے ان دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا تو اس بندے نے وہ اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ ہم کو ان کے رونے پر حیرت ہوئی کہ نبی کریم ﷺ تو کسی بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا، لیکن بات یہ تھی کہ خود آپ ﷺ ہی وہ بندے تھے جنہیں اختیار دیا گیا تھا اور (واقعتاً) ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر ابوبکر کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو جانی دوست بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا۔ لیکن اسلام کا بھائی چارہ اور اسلام کی محبت

ان سے کافی ہے۔ دیکھو مسجد کی طرف تمام دروازے (جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے گھروں کی طرف کھلتے تھے) سب بند کر دیئے جائیں۔ صرف ابوبکر کا دروازہ رہنے دو۔

صحیح البخاری:3654، صحیح مسلم:2382

⑨ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں مصلی رسول پر:

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں (قباء میں) صلح کرانے کے لیے گئے، پس نماز کا وقت آ گیا۔ مؤذن (بلال رضی اللہ عنہ نے) ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آ کر کہا کہ کیا آپ نماز پڑھائیں گے۔ میں تکبیر کہوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کر دی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو لوگ نماز میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں سے گزر کر پہلی صف میں پہنچے۔ لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا (تاکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر آگاہ ہو جائیں) لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب لوگوں نے متواتر ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لیے کہا۔ (کہ نماز پڑھائے جاؤ) لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امامت کا اعزاز بخشا، پھر بھی وہ پیچھے ہٹ گئے اور صف میں شامل ہو گئے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ، مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ التُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

ابوبکر جب میں نے آپ کو حکم دے دیا تھا پھر آپ ثابت قدم کیوں نہ رہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے کہ ابوقحافہ کے بیٹے (یعنی ابوبکر) کی یہ حیثیت نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھا سکیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عجیب بات ہے۔ میں نے دیکھا کہ تم لوگ بکثرت تالیاں بجا رہے تھے۔ (یاد رکھو) اگر نماز میں کوئی بات پیش آ جائے تو سبحان اللہ کہنا چاہئے جب وہ یہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور یہ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

صحیح البخاری:684

⑩ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حمایت کا اعلان:

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے، گھٹنا ظاہر کئے ہوئے آئے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا:

أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ

معلوم ہوتا ہے تمہارے دوست کسی سے لڑ کر آئے ہیں۔

پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا:

إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ

یارسول اللہ! میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں، میں نے جلدی میں ان کو سخت لفظ کہہ دیئے لیکن بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی، اب وہ مجھے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی لیے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ

اے ابوبکر! تمہیں اللہ معاف کرے۔

تین مرتبہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا کیا ابوبکر گھر پر موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ نہیں تو آپ بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے سلام کیا۔ نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک غصہ سے بدل گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ

یارسول اللہ! اللہ کی قسم زیادتی میری ہی طرف سے تھی۔

دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا

اللہ نے مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔اورتم لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو لیکن ابوبکر نے کہا تھا کہ آپ سچے ہیں اوراپنی جان و مال کے ذریعہ انہوں نے میری مدد کی تھی تو کیا تم لوگ میرے دوست کوستانا چھوڑتے ہو یانہیں؟ آپ نے دو دفعہ یہی فرمایا: آپ کے یہ فرمانے کے بعد پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے نہیں ستایا۔

صحیح البخاری:3661

⑪ زبان نبوت سے جنت کی بشارت:

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلأَنْصَارِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، فَقَالَ لِي :يَا أَبَا مُوسَى أَمْلِكْ عَلَيَّ البَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنٍ. فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، قَالَ :ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالجَنَّةِ. فَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهُ بِالجَنَّةِ

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا،آپ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے اوراپنی حاجت پوری کی، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ابوموسیٰ! تم دروازہ پر رہو کوئی بغیر اجازت کے اندر داخل نہ ہونے پائے، پھر ایک شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا،تو میں نے کہا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوبکر ہوں،تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ ابوبکر اجازت مانگ رہے ہیں،آپ نے فرمایا: انہیں آنے دو،اورانہیں جنت کی بشارت دے دو، چنانچہ وہ اندر آئے اور میں نے انہیں جنت کی بشارت دی۔

سنن الترمذی:3710،قال الالبانی:صحیح

⑫ جسے جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ، - يَعْنِي الجَنَّةَ، - يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَّانِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ،

وَقَالَ : هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ :نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ

جس نے اللہ کے راستے میں کسی چیز کا ایک جوڑا خرچ کیا (مثلاً دو روپے، دو کپڑے، دو گھوڑے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیے) تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! ادھر آ، یہ دروازہ بہتر ہے پس جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص مجاہد ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ دار ہوگا اسے صیام اور ریان (سیرابی) کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جس شخص کو ان تمام ہی دروازوں سے بلایا جائے گا پھر تو اسے کسی قسم کا خوف باقی نہیں رہے گا اور پوچھا کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہوگے اے ابوبکر!۔

صحیح البخاری:3666

۱۳ اے اللہ! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو جنت میں میرا رفیق بنا:

ہر صحابی جنتی ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اپنی رضا اور خوش نودی کا اعلان کیا ہے، لیکن بعض ایسے بھی خوش نصیب ہیں، جنہیں نبوت نے اپنی زبانِ مبارک سے نام لے کر جنتی ہونے کی بشارت دی، جیسے: عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رحمۃ اللہ علیہم ہیں، لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان خوش نصیب افراد میں سے ہیں جن کو نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت دی ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ جنت میں اپنا رفیق ہونے کی بھی اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں، چنانچہ سیدنا انس بن مالک فرماتے ہیں:

رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنِّي قَدِ اسْتَجَبْتُ لَكَ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) اپنے ہاتھ کو (اللہ کے دربار میں) اُٹھایا اور فرمایا: اے اللہ! ابوبکر کو قیامت کے دن میرے ساتھ درجہ عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی گئی کہ ہم نے آپ کی دعا کو قبول کرلیا ہے۔“

الشریعۃ لآجری:1275

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بعض صفات کا تذکرہ

ویسے تو سیدنا ابوبکر صدیق بے شمار خوبیوں اور صفات کے مالک تھے، ان کے تذکرہ کے لیے ایک مفصل کتاب کی ضرورت ہے، البتہ چند ایک صفات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے حد ادب واحترام:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

(بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں)۔

تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا أُكَلِّمُكَ إِلَّا كَأَخِي السِّرَارِ حَتَّى أَلْقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا

اے اللہ کے رسول! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے! میں مرتے دم تک آپ سے (اونچی آواز میں گفتگو نہیں کروں گا، بلکہ) صرف سرگوشی کے انداز میں گفتگو کروں گا۔

المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3720، قال الذہبی: علی شرط مسلم

② رازِ نبوی کے محافظ:

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا شوہر خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تھے اور بدر کی لڑائی میں انہوں نے شرکت کی تھی اور مدینہ میں ان کی وفات ہوگئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری ملاقات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے حفصہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اس کا نکاح میں آپ سے کر دوں۔ انہوں نے کہا کہ میں سوچوں گا۔ اس لیے میں چند دنوں کے لیے ٹھہر گیا، پھر انہوں نے کہا کہ میری رائے یہ ہوئی ہے کہ ابھی میں نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میری ملاقات ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے بھی میں نے یہی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کا یہ طریقہ عمل عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ میرے لیے باعث تکلیف ہوا۔ کچھ دنوں میں نے اور توقف کیا تو نبی

کریم ﷺ نے خود حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آپ ﷺ سے کر دیا۔اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو انہوں نے کہا، شاید آپ کو میرے اس طرز عمل سے تکلیف ہوئی ہو گی کہ جب آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مجھ سے بات کی تو میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ ہاں تکلیف ہوئی تھی۔تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ، إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا

آپ کی بات کا میں نے صرف اس لیے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے (مجھ سے) حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تھا (مجھ سے مشورہ لیا تھا کہ میں اس سے نکاح کر لوں) اور میں نبی کریم ﷺ کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا۔اگر آپ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا ارادہ چھوڑ دیتے تو بیشک میں ان سے نکاح کر لیتا۔

صحیح البخاری:5122

③ مہمانوں کی تکریم:

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صفہ والے محتاج اور غریب لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا:

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ

جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ ایک تیسرے کو بھی اپنے ساتھ لیتا جائے اور جس کے گھر چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچواں آدمی اپنے ساتھ لیتا جائے یا چھٹے کو بھی یا آپ نے اسی طرح کچھ فرمایا۔

خیر تو ابو بکر رضی اللہ عنہ تین اصحاب صفہ کو اپنے ساتھ لائے اور نبی کریم ﷺ اپنے ساتھ دس اصحاب کو لے گئے اور گھر میں، میں تھا اور میرے ماں باپ تھے۔ابو عثمان نے کہا مجھ کو یاد نہیں عبدالرحمٰن نے یہ بھی کہا، اور میری عورت اور خادم جو میرے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں کے گھروں میں کام کرتا تھا۔لیکن خود ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور عشاء کی نماز تک وہاں ٹھہرے رہے (مہمانوں کو پہلے ہی بھیج چکے تھے)

اس لیے انہیں اتنا ٹھہرنا پڑا کہ نبی کریم ﷺ نے کھانا کھا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور تھا اتنا حصہ رات کا جب گزر گیا تو آپ گھر واپس آئے۔ ان کی بیوی نے ان سے کہا، کیا بات ہوئی۔ آپ کو اپنے مہمان یاد نہیں رہے؟ انہوں نے پوچھا: کیا مہمانوں کو اب تک کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی نے کہا کہ مہمانوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا۔ ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تھا لیکن وہ نہیں مانے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں تو جلدی سے چھپ گیا (کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ غصہ ہو گئے تھے)۔ آپ نے ڈانٹا، اے پاجی! اور بہت برا بھلا کہا، پھر (مہمانوں سے) کہا چلو اب کھاؤ اور خود قسم کھالی کہ میں تو کبھی نہ کھاؤں گا۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم، پھر ہم جو لقمہ بھی (اس کھانے میں سے) اٹھاتے تو جیسے نیچے سے کھانا اور زیادہ ہو جاتا تھا (اتنی اس میں برکت ہوئی) سب لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ رہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو کھانا جوں کا توں تھا یا پہلے سے بھی زیادہ۔ اس پر انہوں نے اپنی بیوی سے کہا، اے بنی فراس کی بہن (دیکھو تو یہ کیا معاملہ ہوا) انہوں نے کہا، کچھ بھی نہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ معلوم ہوتا ہے، پھر وہ کھانا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا اور فرمایا کہ وہ (کھانا نہ کھانے کی) قسم شیطان کی تھی۔ ایک لقمہ کھا کر اسے آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے وہاں وہ صبح تک رکھا رہا۔ اتفاق سے ایک کافر قوم جس کا ہم مسلمانوں سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی۔ ان سے لڑنے کے لیے فوج جمع کی گئی۔ پھر ہم بارہ ٹکڑیاں ہو گئے اور ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے یہ اللہ ہی جانتا ہے مگر اتنا ضرور معلوم ہے کہ آپ نے ان نقیبوں کو لشکر والوں کے ساتھ بھیجا۔ حاصل یہ کہ فوج والوں نے اس میں سے کھایا۔ یا عبدالرحمٰن نے کچھ ایسا ہی کہا۔

صحيح البخاری:3581، صحيح مسلم:2057

④ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذَلِكَ مَالًا عِنْدِي، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟، قُلْتُ: مِثْلَهُ، قَالَ: وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قُلْتُ: لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا، اس موقع پر میرے پاس مال بھی تھا چنانچہ میں نے دل میں سوچا: اگر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لینا چاہوں تو آج لے سکتا ہوں چنانچہ میں آدھا مال لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا باقی چھوڑا ہے؟ میں نے کہا: اسی قدر، پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے آئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا باقی چھوڑا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑا ہے، تب مجھے کہنا پڑا: میں کسی چیز میں کبھی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

سنن ابی داود: 1678 قال الالبانی: حسن

⑤ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زہد وورع:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الخَرَاجَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الغُلَامُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أُحْسِنُ الكِهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ، فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ، فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ، فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو روزانہ انہیں کچھ کمائی دیا کرتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے اپنی ضرورت میں استعمال کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس میں سے کھا لیا۔ پھر غلام نے کہا آپ کو معلوم ہے؟ یہ کیسی کمائی سے ہے؟ آپ نے دریافت فرمایا کیسی ہے؟ اس نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لیے کہانت کی تھی حالانکہ مجھے کہانت نہیں آتی تھی، میں نے اسے صرف دھوکہ دیا تھا لیکن اتفاق سے وہ مجھے مل گیا اور اس نے اس کی اجرت میں مجھ کو یہ چیز دی تھی، آپ کھا بھی چکے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور پیٹ کی تمام چیزیں قے کرکے نکال ڈالیں۔

صحیح البخاری: 3842

⑥ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خشیتِ الٰہی:

سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سلمان، صہیب اور بلال چند دوسرے لوگوں میں بیٹھے

ہوئے تھے کہ سیدنا ابوسفیان ان کے پاس آئے۔ پس وہ کہنے لگے:

وَاللهِ مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَأْخَذَهَا

اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی اللہ کا یہ دشمن نہ مارا گیا)۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

أَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟

تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو؟ (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابوسفیان ناراض ہوکر اسلام بھی قبول نہ کرے)

اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ، لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ، لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ

''اے ابوبکر! شاید تم نے ان لوگوں کو ناراض کیا ہے (یعنی سلمان، صہیب اور بلال کو) اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔

فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا إِخْوَتَاهْ أَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوا: لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَخِي

یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کیا؟ وہ بولے کہ اے ہمارے بھائی! نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے۔

صحیح مسلم:2504

⑦ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے داعی:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا

ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی جنگ کے موقع پر کہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ گانے والیاں نہیں تھیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں یہ شیطانی باجے اور یہ عید کا دن تھا آخر رسول اللہ ﷺ

نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے۔

صحیح البخاری:952

⑧ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور کمال تزکیہ نفس:

ابوعثمان نہدی سے ہے کہ سیدنا حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ؟ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ: قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ، حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ، فَنَسِينَا كَثِيرًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ، يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ نَكُونُ عِنْدَكَ، تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ، حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ، عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ، نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي، وَفِي الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ، وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور پوچھا کہ اے حنظلہ! تو کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ حنظلہ تو منافق ہو گیا (یعنی بے ایمان)۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سبحان اللہ! تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دوزخ اور جنت یاد دلاتے ہیں تو گویا کہ وہ دونوں ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ پھر جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکل آتے ہیں تو بیوی بچوں اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہمارا بھی یہی حال ہے۔ پھر میں اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا کیا مطلب ہے؟'' میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں دوزخ اور جنت یاد دلاتے ہیں تو گویا کہ وہ دونوں ہماری آنکھوں کے

سامنے ہیں، پھر جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیوی بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی حال پر قائم رہو جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یادالٰہی میں رہو تو البتہ فرشتے تم سے تمہارے بستروں پر مصافحہ کریں اور تمہاری راہوں میں لیکن اے حنظلہ! ایک ساعت (دنیا کا کاروبار) اور ایک ساعت (رب کی یاد)۔'' تین بار یہ فرمایا۔

صحیح مسلم:2750

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بزبانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

① سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ بہتر ہیں اور ہم سب میں سے رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہیں۔

سنن الترمذی:3656،قال الالبانی:حسن

❁ مزید سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

لَوْ وُزِنَ إِيمَانُ أَبِي بَكْرٍ بِإِيمَانِ أَهْلِ الْأَرْضِ لَرَجَحَ بِهِ

اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان اور زمین والوں کے ایمان کو باہم تولا جائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان بھاری ہو گا۔

السنۃ لعبداللہ بن احمد:821 و سندہ حسن

② سیدنا علی رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ، وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : "ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ

جب عمر رضی اللہ عنہ کو (شہادت کے بعد) ان کی چارپائی پر رکھا گیا تو تمام لوگوں نے نعش مبارک کو گھیر لیا اوران کے لیے (اللہ سے) دعا اور مغفرت طلب کرنے لگے، نعش ابھی اٹھائی نہیں گئی تھی، میں بھی وہیں موجود تھا۔ اسی حالت میں اچانک ایک صاحب نے میرا شانہ پکڑ لیا، میں نے دیکھا تو وہ علی رضی اللہ عنہ تھے، پھر انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا رحمت کی اور (ان کی نعش کو مخاطب کرکے) کہا: آپ نے اپنے بعد کسی بھی شخص کو نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ اس کے عمل جیسا عمل کرتے ہوئے میں اللہ سے جاملوں اور اللہ کی قسم! مجھے تو (پہلے سے) یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا۔ میرا یہ یقین اس وجہ سے تھا کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے تھے کہ میں، ابوبکر اور عمر گئے۔ میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں، ابوبکر اور عمر باہر آئے۔

صحیح البخاری:3685

۞ محمد بن علی بن ابی طالب عرف محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ :أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ :ثُمَّ عُمَرُ

میں نے اپنے ابا (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون سا آدمی سب سے بہتر (افضل) ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) میں نے کہا: پھر ان کے بعد کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ)

(صحیح بخاری: 3671)

۞ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''فضائل الصحابہ رض'' میں اس بات کو مزید وضاحت سے بیان کرتے ہوئے فرمایا، چنانچہ علقمہ منبر ہاتھ مارتے ہوئے فرماتے ہیں:

خَطَبَنَا عَلِيٌّ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَذَكَرَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْكُرَهُ، ثُمَّ قَالَ : أَلَا إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ أُنَاسًا يُفَضِّلُونِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ،... فَمَنْ قَالَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ مُفْتَرٍ، عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي، إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس منبر پر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ کی تعریف بیان کی، اللہ کا ذکر کیا جیسے اللہ چاہتا ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے پھر فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ مجھے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے رہے ہیں۔۔۔پس جو شخص بھی ایسا کچھ کہے تو وہ جھوٹ گڑھ رہا ہے اور اس کا وبال اسی پر ہے۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابوو بکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

(فضائل الصحابۃ للامام احمد: 484)

۞ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں، اس بات کے نہ صرف اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معترف تھے، بلکہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو افضل الخلائق بعد الأنبیاء تصور کرتے تھے۔

۞ لہٰذا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کے دعویداروں کو اُن کے اس فرمان پر غور کرنا چاہیے۔

③ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

خود سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی (صحابی) کو قرار نہیں دیتے تھے۔

صحیح البخاری: 3697

④ سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ:

ایک مرتبہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تلخ کلامی سے ہوگئی تو سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی قوم کے کچھ لوگوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ باتیں کہیں اور سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم خود تیرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلتے ہیں۔ سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ کو اپنی قوم کی باتیں ناگوار گزریں اور انہوں نے ان سے کہا کہ تم جانتے نہیں ہو:

أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ هَذَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، هَذَا ثَانِيَ اثْنَيْنِ، وَهَذَا ذُو شَيْبَةِ الْمُسْلِمِينَ، إِيَّاكُمْ لَا يَلْتَفِتُ فَيَرَاكُمْ تَنْصُرُونِي عَلَيْهِ فَيَغْضَبَ فَيَأْتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَغْضَبَ لِغَضَبِهِ، فَيَغْضَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِغَضَبِهِمَا فَيُهْلِكَ رَبِيعَةَ

جانتے ہو وہ کون ہیں؟ وہ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، وہ ثانی اثنین ہیں اور وہ تو مسلمانوں میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ (لہٰذا میری قوم کے لوگو!) تم سب اس بات سے بچ جاؤ، وہ

تمہیں (میرے ساتھ) دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ تم میری مدد کر رہے ہو، وہ غصے میں آ جائیں گے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں گے (اور آپ ﷺ کو تمام صورتحال سے آگاہ کر دیں گے) تو آپ ﷺ بھی ان سے غصے ہونے کی وجہ سے غضب ناک ہو جائیں گے اور رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غضب ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی غضب ناک ہو جائے گا، تو پھر ربیعہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

مسند احمد: 16577، اسنادہ حسن لذاتہ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تبرا کرنے والوں کے بارے میں آئمہ کے اقوال

① امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

ابوبکر مروزی فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام احمد بن حنبل سے پوچھا:

عَنْ مَنْ يَشْتِمُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَائِشَةَ؟

اس شخص کے بارے میں جو ابوبکر و عمر و عائشہ (رضی اللہ عنہم) کو گالیاں دیتا ہے؟

تو انہوں نے فرمایا:

مَا أُرَاهُ عَلَى الْإِسْلَامِ

میں اسے اسلام پر (یعنی مسلمان) نہیں سمجھتا۔

(السنۃ للخلال: 779 وسندہ صحیح)

② ابوجعفر بن علی بن حسین باقر رحمہ اللہ:

خود امام ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین الباقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ جَهِلَ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَدْ جَهِلَ السُّنَّةَ

جس شخص کو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل معلوم نہیں ہیں وہ شخص سنت سے جاہل ہے۔

(الشریعۃ للآجری: 1803 وسندہ حسن)

③ امام جعفر صادق رحمہ اللہ:

امام جعفر بن محمد الصادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَرِئَ اللَّهُ مِمَّنْ تَبَرَّأَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

اللہ اس شخص سے بری ہے جو شخص ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے بری ہے۔

(فضائل الصحابۃ للإمام أحمد: 143 إسنادہ صحیح)

۞ مزید امام جعفر صادق رحمہ اللہ تو دعا کیا کرتے تھے:

اللهم إني أحب أبا بكر و عمر و أتو لاهما، اللهم إن كان لي خلاف هذا فلا نالتني شفاعة محمد صلى الله عليه وسلم يوم القيامة

اے اللہ میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں، میں انہیں اپنا ولی مانتا ہوں۔ اے اللہ! اگر مجھ میں (یعنی میرے دل میں) اس کے خلاف کوئی بات ہوت و قیامت کے دن مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔

(السنۃ للالکائی: 2466 و سندہ حسن)

④ امام ابواسحاق رحمہ اللہ:

امام ابواسحاق (السبیعی) رحمہ اللہ نے فرمایا:

بُغْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنَ الْكَبَائِرِ

ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے بغض کرنا کبیرہ گناہ (یعنی کفر) ہے۔

(فضائل الصحابۃ لعبد اللہ بن احمد: 385 و سندہ حسن)

گستاخانِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دنیوی سزا

ممتاز اہل حدیث عالم شیخ سبطین شاہ نقوی حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں:

ہمارے گھر میں میرا حقیقی ماموں جب فوت ہوا تو اس سے اس طرح کی آوازیں نکل رہی تھیں جیسے کوئی کتا بھونک رہا ہو۔ چہرے کا رنگ بدل گیا کیونکہ اس کا وطیرہ تھا کہ جب گھر میں کوئی کتا داخل ہوتا تو کہتا (معاذ اللہ) ابوبکر آ گیا عمر آ گیا۔ اتنی گندی زبان استعمال کرتا تھا اس لیے جب وہ مرا تو اس سے کتے کی آوازیں آتیں تھیں۔

خطبات اہل حدیث ص: 226

۞ امام مستغفری رحمہ اللہ ایک بزرگ کا ارشاد بیان کرتے ہیں:

میں نے ملک شام میں ایک امام کے پیچھے نماز ادا کی جس نے نماز کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں بے ادبی کرتے ہوئے بددعاء کی۔ دوسرے سال جب میں اسی مسجد میں نماز کیلئے آیا تو امام نے نماز کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حق میں دعاء فرمائی۔ میں نے نمازیوں سے پوچھا کہ تمہارا پُرانا امام کہاں ہے۔ وہ

لوگ اپنے ہمراہ مجھے ایک مکان میں لے گئے جہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کی شکل کتے جیسی ہو چکی تھی اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ لوگوں نے کہا یہ ہے وہ امام۔ میں نے اس سے کہا کیا تم ہی ہو وہ امام جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں بددعاء کرتے تھے تو اس نے سر ہلا کر جواب دیا، ہاں!

شواھد النبوۃ 156 امام عبدالرحمٰن جامی

❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416